575

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۲؎
ششماہی ۶؎ ۸؍
سہ ماہی ۳؎ ۱۲؍
بیرون ہند سالانہ معہ محصول

قیمت ایک آنہ

روزنامہ

الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۸ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۵ جون سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ جون ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت ناساز ہے ۔ حرارت کی شکایت ہے ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا کریں ؁

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی عام طبیعت اچھی ہے ۔ البتہ نزلہ اور سر درد کی کسی قدر شکایت رہی ۔ احباب دعائے صحت کریں ؁

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال سندھ سے واپس تشریف لے آئے ہیں ؁

جناب مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب ناظم تجارت تحریک جدید کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں ۔ احباب دعائے صحت کریں ؁

محمد اسمٰعیل صاحب کاٹھ گڑھی محلہ دار الفضل کا اکلوتا لڑکا محمد احمد بعمر تین سال فوت ہوگیا ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ دعائے نعم البدل کی جائے ؁

حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی ۔ اے سابق مبلغ ماریشس نے مسجد محلہ دار الرحمت میں عصر کے بعد بخاری شریف کا درس دینا شروع کیا ہے ؁

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بُت پرستی کی جڑ

"عورتوں میں بُت پرستی کی جڑ ہے ۔ کیونکہ ان کی طبائع کا میلان زینت پرستی کی طرف ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے ۔ کہ بُت پرستی کی ابتدا انہی سے ہوئی ہے ۔ بزدلی کا مادہ بھی ان میں زیادہ ہوتا ہے ۔ کہ ذرا سی سختی پر اپنی جیسی مخلوق کے آگے ہاتھ جوڑنے لگ جاتی ہیں ۔ اس لئے جو لوگ زن پرست ہوتے ہیں ۔ رفتہ رفتہ ان میں بھی یہ عادتیں سرائت کر جاتی ہیں ؁

پس بہت ضروری ہے ۔ کہ ان کی اصلاح کی طرف متوجہ رہو ۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے ۔ الرجال قوامون علی النساء ۔ اور اسی لئے مرد کو عورتوں کی نسبت قوےٰ زیادہ دیئے گئے ہیں ۔ اس وقت جو نئی روشنی کے لوگ مساوات پر زور دے رہے ہیں ۔ اور کہتے ہیں ۔ کہ مرد اور عورت کے حقوق مساوی ہیں ۔ ان کی عقلوں پر تعجب آتا ہے ۔ وہ ذرا مردوں کی جگہ عورتوں کی فوجیں بنا کر جنگوں میں بھیجکر دیکھیں تو سہی ۔ کہ کیا نتیجہ مساوی نکلتا ہے ۔ یا مختلف ۔ ایک طرف تو اسے حمل ہے ۔ اور ایک طرف جنگ ہے ۔ وہ کیا کر سکیگی غرضکہ عورتوں میں مردوں کی نسبت قوےٰ کمزور ہیں ۔ اور کم بھی ہیں ۔ اس لئے مرد کو چاہیئے ۔ کہ عورتوں کو اپنے ماتحت رکھے ۔" (الحکم ۔ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۱ء)

ہوا خوری کی اہمیت

فرمایا ۔ "عورتوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے جب موسم متعفن ہوتا ہے ۔ تو ان کو اسی چاردیواری کے حبس میں زندگی بسر کرنی پڑتی ہے ۔ لوگ اگرچہ ملامت کرتے ہیں ۔ اور بُرا جانتے ہیں ۔ لیکن جبکہ ایک امر خدا کی رضا کے برخلاف نہیں ہے ۔ تو ہمیں اس کے بجا لانے میں کیا تامل ہے ۔ جبکہ خدا نے مرد و عورت میں مساوات رکھی ہے ۔ تو اسی خیال سے کہ کہیں ان کو حبس میں رکھنا معصیت کا موجب نہ ہو ۔ میں گاہے گاہے اپنے گھر سے چند دوسری عورتوں کے ساتھ باغ میں سیر کے لئے جایا کرتا تھا ۔ اور اب بھی ارادہ ہے کہ لے جایا کروں ۔

یورپ کے اعتراض پردہ پر بے حیائی کے ہیں ۔ اور ان میں تفریط ہے ۔ اور مسلمانوں میں افراط ہے ۔ کہ گھروں کو عورتوں کے لئے بالکل حبس بنا دیا ہے ۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ حضرت عائشہ رض کو باہر اپنے ساتھ لے جایا کرتے ۔ جنگوں میں بھی اپنے ساتھ رکھتے ۔ جو پردہ کہ سمجھا گیا ہے ۔ وہ غلط ہے ۔ قرآن شریف نے جو پردہ بتلایا ہے ۔ وہ ٹھیک ہے "

(البدر نمبر ۷ ۔ جلد ۳ ۔ مورخہ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۰۴ء)

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

جاپان کے تعلقات دیگر ممالک کے ساتھ

پہلے یہ خبر دی جا چکی ہے۔ کہ گذشتہ اپریل میں ٹین سین کے برطانوی علاقہ میں فیڈرل ریزرو بنک کے افسر کو چینیوں نے قتل کر دیا تھا۔ یکم جون کو حکومت جاپان نے برطانیہ کو نوٹس دیا تھا۔ کہ قاتلوں کو اس کے حوالہ کر دیا جائے۔ ورنہ وہ سخت کارروائی کرے گی۔ ۱۱ر جون کی خبر ہے۔ کہ برطانیہ نے مفروضہ قاتلوں کو جاپان کے حوالہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے اب حکومت جاپان نے وہاں تشدد کے ذریعہ قیام امن کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اپنے بحری حکام کو حکم دیا ہے۔ کہ اہل وعیال سمیت وہاں سے نکل جائیں۔ چنانچہ وہ بھی چلے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ یہ بھی اطلاع ہے۔ کہ جاپانی حکومت نے اعلان عام کر دیا ہے کہ غیر ملکیوں کا جو جہاز بھی چین کی طرف جائے گا۔ اس کے جہاز لازماً اس کی تلاشی لیں گے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ جاپان چاہتا ہے۔ کہ چینی اور جاپانی سمندروں میں امریکہ۔ فرانس۔ اور برطانوی جہازوں کا ٹھیرنا مشکل کر دے وہ جو کچھ کر رہا ہے۔ اٹلی اور جرمنی کے مشورہ سے کر رہا ہے۔ ہر آن روم اور برلن سے مشورے ہوتے رہتے ہیں۔ اور یہ یقینی سمجھا جاتا ہے۔ کہ اگر روس کے ساتھ برطانیہ اور فرانس کا سمجھوتہ ہو گیا۔ تو جاپان فوراً اٹلی اور جرمنی کے ساتھ شریک ہو جائے گا۔ یہ دونو ڈکٹیٹر بھی اسے ساتھ ملانے کے لئے بے قرار نظر آتے ہیں۔ کیونکہ ان کی ایک خواہش یہ بھی ہے۔ کہ یورپ میں آتش جنگ مشتعل کرنے کے بجائے اگر مشرق بعید میں طاقت آزمائی کے لئے کوئی میدان مہیا ہو سکے۔ تو زیادہ موزوں ہوگا۔ اور جاپان کے ان کے ساتھ شامل ہونے کی صورت میں اس کے امکانات بہت زیادہ ہو جائیں گے۔

اسی سلسلہ میں ہانگ کانگ سے آمدہ ۱۲ر جون کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ جاپانی کیلنگ کے قریب ایک خفیہ بحری مستقر تیار کر رہے ہیں۔ تعمیر نہایت سرعت سے ہو رہی ہے۔ مزدوروں کی خاص نگرانی کی جاتی ہے۔ اور انہیں خاص حدود سے باہر نہیں جانے دیا جاتا۔ کامل رازداری سے کام ہو رہا ہے۔ اگر کسی پر ذرا بھی شبہ ہو۔ تو اسے سمندر میں پھینک دیا جاتا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ آٹھ نو ماہ کے عرصہ میں یہ تعمیر مکمل ہو جائے گی۔ غیر ملکی جہازوں کو پانچ میل کے احاطہ میں آنے کی اجازت نہیں۔ اور توپیں ہر وقت تیار رہتی ہیں۔ جاپان اس مستقر کے ذریعہ یورپ۔ مشرق بعید اور آسٹریلیا کو جانے والے تمام بحری رستوں پر قابض ہو جائے گا۔ اور مخالف ممالک کے لئے ان کو بند کر دے گا۔

شنگھائی سے ۱۲ر جون کی اطلاع ہے۔ کہ چین میں امریکن باشندوں کے حقوق چونکہ جاپانی حکومت کے ہاتھوں محفوظ نہیں ہیں۔ اس لئے دونو حکومتوں میں سخت اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ اور امریکن سفیر مقیم ٹوکیو واپس واشنگٹن آ گیا ہے۔ تاکہ جاپان کی صورت حالات کے متعلق مفصل رپورٹ اپنی حکومت کے سامنے پیش کر سکے۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اب اسے واپس نہیں بھیجا جائے گا۔ اس کے ذریعہ جاپان کے دفتر خارجہ نے یا بعض تجاویز حکومت امریکہ کے پیش کی ہیں۔ مثلاً یہ کہ دونو ممالک کے جھگڑوں کا تصفیہ باہم گفت و شنید سے کر لیا جائے۔ جاپان مشرقی ایشیا میں ایک نیا نظام قائم کرے گا۔ جو امریکہ کے چینی معاملات پر اثر انداز نہیں ہوگا۔ اور امریکہ اس پر معترض نہ ہو وغیرہ وغیرہ۔ امریکن پریس کی رائے ہے کہ یہ تجاویز حکومت امریکہ کے لئے قطعاً قابل قبول نہیں ہیں۔ اور ٹوکیو کے امریکن حلقوں میں بھی انہیں پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکومت برطانیہ میں اختلاف کی افواہ

لنڈن سے آمدہ ۱۲ر جون کی ایک خبر اخبارات میں شائع ہوئی ہے کہ وزیراعظم برطانیہ اور کنسرویٹو سنٹرل پارٹی میں شدید اختلاف پیدا ہو گیا ہے جس کی بناء یہ ہے۔ کہ مسٹر چیمبرلین کی رائے ہے۔ کہ جرمنی کو نوآبادیات میں حصہ دیا جانا چاہیئے لیکن کنسرویٹو پارٹی کو اس سے اتفاق نہیں۔ وہ چاہتی ہے۔ کہ ہٹلر کو نوآبادیات کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی بھی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ وہ مسٹر ایڈن یا مسٹر چرچل کو برسر اقتدار لانا چاہتی ہے۔ اور اگر کوئی تصفیہ نہ ہؤا۔ تو مسٹر چیمبرلین کو مستعفی ہونا پڑے گا۔ یہ بھی خبر ہے۔ کہ ان دنوں مسٹر چیمبرلین اور مسٹر چرچل میں دوستانہ مراسم پیدا ہو رہے ہیں۔ جس کا مطلب سیاسی حلقوں میں یہ لیا جا رہا ہے کہ ممکن ہے۔ مسٹر چیمبرلین خود بخود ہی مسٹر چرچل کو وزارت دے دیں۔ اختلافات کے سلسلہ میں لنڈن میں ایک افواہ یہ بھی ہے۔ کہ اگر حکومت برطانیہ روس کے ساتھ معاہدہ میں کامیاب ہو گئی۔ تو موجودہ حکومت میں لازماً انتشار پیدا ہو جائیگا۔ مسٹر چیمبرلین کے مشیر صنعت سر ہوریس ولسن اور سر جان سائمن اس معاہدہ کے شدید مخالف ہیں۔ اس لئے وہ لازمی طور پر استعفی پیش کر دیں گے۔ بہرحال طرح طرح کی افواہیں مشہور ہو رہی ہیں۔

دوسری طرف یہ بھی خبر ہے۔ کہ ایک فرد واحد نے مسٹر چیمبرلین کی پالیسی سے خوش ہو کر حکومت کو دو لاکھ پونڈ بلاسود دو سال کے لئے بطور قرض پیش کئے ہیں۔ اور حکومت نے اس پیشکش کو منظور کر لیا ہے۔ اس شخص نے یہ پیشکش اس لئے کی ہے کہ اس کی نظر میں مسٹر چیمبرلین بہترین وزیراعظم ہیں۔

بیرونی سرحدات پر جرمنی کی قلعہ بندی

جرمنی کی سرکاری خبررساں ایجنسی نے سرحدی استحکامات کے متعلق ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں درج ہے۔ کہ نازی حکومت نے فرانس۔ ڈنمارک اور سوئیٹزرلینڈ کی سرحد پر بارہ ہزار نہایت مضبوط فوجی قلعے تعمیر کر لئے ہیں۔ جن میں سے اکثر زمین دوز ہیں۔ ان میں بڑی بڑی تباہ کن مشین گنیں اور سامان حرب کے ذخائر موجود ہیں۔ یہ تعمیرات جس انجینئر کے زیر اہتمام تکمیل پذیر ہوئی ہیں۔ عنقریب فرانکو گورنمنٹ اس کی خدمات مستعار لے گی۔ تا اس کے مشورہ سے اپنی سرحدات کو محفوظ و مضبوط کرے۔ پیرس سے ۱۲ر جون کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ فرانس کی پولیس نے ایک ایسی سرنگ کا پتہ لگایا ہے۔ جو فرانس اور بلجیم کو ایک دوسرے سے ملاتی تھی۔ یہ سرنگ اب قریب الاختتام تھی۔ اور اس کی تعمیر کے سلسلہ میں تین آدمی گرفتار ہوئے ہیں جن میں سے ایک ہسپانوی لڑکی بھی ہے۔ اس سرنگ کے اندر بجلی کی روشنی کے علاوہ ایک چھوٹی سی لائن بچھا کر ریلوے کا سلسلہ جاری کرنے کی بھی تجویز تھی۔ اور یہ سب تیاریاں ہو ہی رہی تھیں۔ کہ پولیس کو علم ہو گیا۔ یہ سرنگ کس غرض کے لئے تیار کی جا رہی تھی۔ اس کا پتہ تاحال نہیں لگ سکا۔ لیکن جس مکان سے یہ شروع ہوئی تھی۔ اس سے پولیس کو بعض کاغذات بھی ملے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا تعلق فرانس کے ڈیفنس سے تھا۔

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کے روغنیات و عطریات کی ایجنسی لیکر آپ اپنی آمدنی میں معقول اضافہ کر سکتے ہیں (مینیجر)

580

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ پشاور شہر

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ممبران مجلس خدام الاحمدیہ پشاور نہایت شوق سے عملی پروگرام پر عمل کر رہے ہیں۔ جماعت کے دیگر احباب بھی ہمارے ساتھ بعض اوقات مل کر کام کرتے ہیں جس سے خدام کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

۲۸ اپریل ۱۹۳۹ء سے خدام نے باقاعدگی کے ساتھ روزانہ صبح ۶ بجے سے ۹ بجے تک جماعت کے قبرستان کی درستی کا کام شروع کیا ہوا ہے۔ یہ قریباً ۲ کنال زمین کا ٹکڑا ہے جو آج سے دس سال قبل جماعت پشاور نے قبرستان کے لئے خریدا تھا۔ اس وقت اس میں چند قبریں ایک کونے میں بنی ہیں۔ اور باقی زمین بوجہ نگرانی نہ ہونے کے نہایت خراب اور خستہ حالت میں تھی۔ لہذا اس کو خدام نے چمنستان بنانے کا تہیہ کیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت استقلال سے کام جاری ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اس کام کو اجتماعی طور پر کرنے کے لئے مجلس ہذا کے زیر اہتمام دو یوم عمل منائے گئے۔

پہلا یوم عمل ۳۰ اپریل بروز اتوار تھا۔ پشاور چھاؤنی کے خدام کو بھی شمولیت کے لئے دعوت دی گئی تھی۔ حاضری ہماری امید سے زیادہ تھی۔ علاوہ ممبروں کے دوستوں کے شہر کی جماعت کے معزز احباب بھی تشریف لائے اور کام میں شامل ہو کر ہمارے عزم و استقلال کے مداح ہوئے۔ کام ۷ بجے صبح سے ۹ بجے تک کیا گیا۔ پھر تمام احباب کو جو ۳۰ اور ۴۰ کے درمیان تھے۔ کھانا کھلا کر رخصت کیا گیا۔

دوسرا یوم عمل ۱۴ مئی ۱۹۳۹ء کو منایا گیا۔ حاضری ۵۰ سے زائد تھی۔ اب کی دفعہ تمام احباب کو کام کے بعد کھانا کھلایا گیا۔ مدرسہ کے دوست قابل رشک سپرٹ سے کام کرتے رہے لوگ دیکھ کر حیران تھے۔ کہ اس قدر معزز لوگ کیسی مشقت کا کام اپنے ہاتھ سے کر رہے ہیں۔ اور مٹی کی ٹوکریاں سر پر اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا رہے ہیں۔ اس دن کے لئے چونکہ سامان کی زیادہ ضرورت تھی۔ اس لئے کئی دوست اپنے گھر سے بیلچے وغیرہ ساتھ لائے۔

اس عرصہ میں مجلس کے دو تربیتی اجلاس بھی ہوئے۔ جن میں مختلف مضامین سنائے گئے۔ ایک خطبہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پڑھ کر سنایا گیا۔ حاضری کافی تھی۔

۶ مئی ۱۹۳۹ء کو مسجد کے کنوئیں کو صاف کرنے کا کام خدام کے سپرد کیا گیا۔ چنانچہ ۱۰ مئی کو چند ممبران نے مسجد ہو کر کنوئیں کا پانی نکالا۔ نیز مسجد کے تمام فرش کو خوب دھویا اس موقعہ پر جناب قاضی محمد یوسف صاحب نے خدام کو صبح کی چائے پلائی۔

احباب سے التماس ہے کہ وہ ہمارے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے امام کے منشاء کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔

خاکسار مرزا انثار احمد ایکٹنگ سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ پشاور شہر

ماہواری رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ سول لائن لاہور

ہفتہ وار اجلاس باقاعدہ ہوتے رہے ہر اجلاس میں دو دو اراکین سے تقریریں کرائی گئیں جن میں اہمیت اور فرائض مجلس خدام الاحمدیہ کو اچھی طرح واضح کیا گیا۔

قرآن شریف قریباً ہر رکن پڑھ سکتا ہے باترجمہ پڑھنے کا انتظام انفرادی طور پر کر دیا گیا۔ اجتماعی طور پر انشاء اللہ جلد شروع کر دیا جائیگا۔ جس میں غیر ممبران کو بھی دینی تعلیم دی جائے گی۔

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے اسلامی اصول کی فلاسفی قریباً ہر رکن نے ماہ مئی میں ختم کی۔ سورہ جمعہ اور دعائے استخارہ زبانی یاد کرائی گئی۔

دفتر کے قریب ایک مکان میں آگ لگ جانے پر مدد کے لئے تمام اراکین فوراً پہنچے ٹیلیفون کر کے فائر بریگیڈ بلائے گئے اور آگ بفضل تعالیٰ جلد بجھا دی گئی۔ وقت کی پابندی پر خاص زور دیا جا رہا ہے ہر اجلاس میں عہد مقررہ دہرائے جاتے ہیں۔ تو سیع مساجد اقصیٰ و مبارک کے لئے ۱۸ تاریخ ماہ مئی کو چالیس روپے سے زائد وصول کئے گئے۔ اور دوسرے ہی دن صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بھیج دئیے گئے۔ کل چندہ ہمارے حلقہ (سول لائن) کا پچپن روپے سے زائد تھا گیارہ روپے پہلے بھیجے جا چکے تھے۔ تبلیغی پروگرام کے ماتحت ایک دن اراکین وفد کی صورت میں مختلف اطراف کو گئے۔ اور ایک گھنٹہ تک ٹریکٹ تقسیم کرتے رہے۔ ورزشی پروگرام کے ماتحت ایک دن نہر پر گئے۔ اور کافی دیر تک تیرنے کی مشق کی گئی۔ عبدالباری سکرٹری۔

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب۔ یو۔ پی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ

ہے۔ جو گورنمنٹ رجسٹرڈ بھی ہے اور ایڈ ڈ بھی۔ ہر مذہب وملت کے قریباً ایک طلباء اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پاتے ہیں۔ فیس ماہوار لی جاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت ملتے ہیں۔ (منیجر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمیٰ رتیا ولد دولو ذات چاہنگ سکنہ دی پور تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے ۳۹-۸-۱۲ مقرر کیا ہے۔ لہذا جانے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۳۹-۶-۵

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمیٰ برکت علی ولد امیر ذات ڈوگر سکنہ گگ سلطان تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۳۹-۸-۱۲ مقرر کیا ہے۔ لہذا جانے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۳۹-۶-۵

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور (بورڈ کی مہر)

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے۔ ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ کیونکہ تمہارے آباجان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

ڈینزگ ۱۲ جون۔ آج پولش کسٹم انسپکٹر کو چند نازی ایک قہوہ خانہ سے اغوا کر کے لے گئے۔ اور مار مار کر ادھ موا کر کے رستہ میں چھوڑ گئے۔ بعد میں پولش پولیس کو ٹیلیفون کے ذریعہ کسی نے اس کی خبر دی۔ پولش کمشنر جنرل نے اس واقعہ کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے۔ اور یورپ کی فضا میں اس سے ایک ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔

برلن ۱۲ جون۔ ریاست ہائے بحیرہ بالٹک نے پھر ایک مرتبہ اپنی غیر جانبداری کا اعلان کیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ ہم ہر قسم کے جھگڑوں سے بالکل الگ تھلگ رہنا چاہتے ہیں۔ اگر کسی نے ہم پر حملہ کیا۔ تو سب مل کر اس کے دانت کھٹے کر دیں گے۔

دہلی ۱۲ جون۔ نام نہاد جمعیتہ العلماء کے آرگن الجمعیتہ سے ایک قابل اعتراض مضمون کی اشاعت کی وجہ سے ایک ہزار اور اس کے پریس سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔

لنڈن ۱۲ جون۔ برطانیہ کے وزیر نوآبادیات کل جنیوا جا رہے ہیں۔ تا مجلس اقوام کی انتدابی کمیٹی کے سامنے فلسطین کے متعلق برطانوی تجاویز پیش کریں۔

بمبئی ۱۲ جون۔ والیان ریاست اور ان کے وزراء کے جو اجلاس یہاں منعقد ہو رہے تھے۔ وہ آج ختم ہو گئے۔ ایک قرارداد کے ذریعہ فیڈریشن کے متعلق حیدری کمیٹی کی رپورٹ مسترد کر دی گئی۔ اور اس امید کا اظہار کیا گیا۔ کہ ملک معظم کی حکومت فیڈریشن کے دروازے بند نہیں کرے گی۔

ناگپور ۱۲ جون۔ گرانڈ ٹرنک ایکسپریس جب اس سٹیشن سے روانہ ہوئی۔ تو اس کے کئی ڈبے پٹڑی سے اتر گئے۔ سات مسافر زخمی ہوئے حادثہ کی وجہ تاحال معلوم نہیں ہو سکی۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) طرابلس میں اطالوی افسر عربوں پر بے پناہ مظالم توڑ رہے ہیں۔ سارے ملک میں جبری بھرتی کا اعلان کر دیا گیا ہے جس کے رو سے ۲۰ سال سے ۵۵ سال کی عمر کے تمام عربوں کو فوج میں بھرتی ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ خلاف ورزی کی سزا موت مقرر کی گئی ہے۔ سرکردہ عربوں کے دستخطوں سے ایک عرضداشت شاہ اٹلی کی خدمت میں بھیجی گئی ہے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۱۱ جون۔ طہران میں ترکی سفارت خانہ کی عمارت کے افتتاح کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے ترکی سفیر نے کہا۔ کہ جنگ عظیم کے بعد جو مقبوضات ہمارے ہاتھ سے نکل گئے تھے ہم انہیں واپس لیں گے۔ اور اپنی جان کی بازی لگا کر تمام نقصانات کی تلافی کرائیں گے۔

امرتسر ۱۲ جون۔ ایک مشہور کانگرسی مہاشہ رتن چند نے جنہیں مارشل لاء کے ایام میں حبس دوام کی سزا ہوئی تھی۔ اور تھوڑا ہی عرصہ ہوا کالے پانی سے واپس آئے ہیں کانگرس کمیٹی سے استعفیٰ دے دیا ہے جس کی وجہ یہ لکھی ہے۔ کہ کانگرس چونکہ مسلم نواز ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ میرا نباہ نہیں ہو سکتا۔

کلکتہ ۱۲ جون۔ حکومت بنگال نے سرکاری ملازمتوں کے متعلق جو تناسب قائم کیا ہے اس کا اعلان کر دیا ہے۔ اس کے رو سے پچاس فیصدی ملازمتیں مسلمانوں کو اور باقی پچاس دوسری اقوام کو ملیں گی۔ نیز اعلیٰ ڈاکٹری تعلیم کے حصول کے لئے مسلمان طلباء کے لئے ۳۵۰۰۰ روپیہ کی رقم اور اچھوتوں کے لئے ۶۵۷۰ روپے بطور وظائف تقسیم کرنے کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔

کانپور ۱۲ جون۔ احراریوں نے لکھنؤ میں جو آگ لگا رکھی ہے۔ اسے یہاں بھی روشن کرنا چاہتے تھے اور مدح صحابہ کے سلسلہ میں جلوس نکالنے کا اعلان کر چکے تھے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس کی ممانعت کے احکام جاری کر دیئے۔ معلوم ہوا ہے کہ شیعہ سنی تنازعہ بعض دیہات تک بھی پھیل رہا ہے۔

لکھنؤ ۱۲ جون۔ کل شہر کے مختلف حصوں میں کئی شیعوں پر نامعلوم اشخاص نے حملے کئے۔ جن میں سے دو ہسپتال جا کر مر گئے۔ باقی ایک کی حالت بھی نازک ہے۔ ان حملوں کے سلسلہ میں ستر گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

جاپان ۱۲ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت جاپان نے جنرل چیانگ کائی شیک کے سامنے شرائط صلح پیش کر دی ہیں۔ سوائے ایک کے وہ سب ماننے کو تیار تھا۔ لیکن حکومت روس نے اسے مشورہ دیا ہے۔ کہ صلح ہرگز نہ کرے۔

شملہ ۱۲ جون۔ یہاں بعض گورے سپاہیوں نے قومی جھنڈے کی توہین کی تھی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر اعظم پنجاب نے اس واقعہ کی تحقیقات کا حکم دیدیا ہے۔

شملہ ۱۲ جون۔ بمبئی کے وزیر اعظم نے جو وارد ھا تعلیمی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ وائسرائے ہند سے ملاقات کی۔

پشاور ۱۲ جون۔ حکومت سرحد نے حکم دیا ہے کہ کوئی سرکاری ملازم تحریک خاکسار میں حصہ نہ لے انفرادی طور پر سب ملازموں سے اس ہدایت پر دستخط کرائے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۱۲ جون۔ ٹرکش گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ نئے بحری بیڑے کا سامان برطانیہ سے خرید ا جائے اس سلسلہ میں جرمنی کے ساتھ جو معاہدہ ہوا تھا۔ اسے منسوخ کر دیا گیا ہے

رانچی ۱۲ جون۔ سوشلسٹ اخبار کرتی لہر میرٹھ کے دو پرچوں کو بہار کی کانگرسی گورنمنٹ نے بھی ملک معظم ضبط کر لیا ہے۔

رانچی ۱۲ جون۔ ریاست رام گڑھ میں کانگرس کا آئندہ اجلاس ہونا قرار پایا ہے۔ اور کانگرس نگر کی تعمیر کا ابتدائی کام شروع ہو گیا ہے۔ ریاست کے راجہ نے ۲۲۵ ایکڑ زمین اس کے لئے مفت دی ہے۔ نیز جھونپڑیوں وغیرہ کی تعمیر کے لئے تین لاکھ بانس اور ضروری لکڑی ریاست کے جنگل سے لے کر استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔

لنڈن ۱۲ جون۔ انگلستان کے مختلف ڈاک خانوں میں بم پھٹنے کی وارداتیں متواتر ہو رہی ہیں۔ جس سے تمام ملک میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ پولیس کا خیال ہے۔ کہ یہ انقلاب پسندوں کی کارستانیاں ہیں۔

لائلپور ۱۲ جون۔ آج یہاں گندم ۲ روپے ۲ آنہ ۴ دمڑی ہے نخود ۲ روپے ۵ آنہ ۶ پائی۔ بنولہ خالص ۲ روپے ۴ آنہ اور گھی ۳۰ روپے ۴ آنے ہے۔ امرتسر میں سونا ۲۸/۱/- اور چاندی ۵۲/۸/- ہے۔ پونڈ کی قیمت ۲۳/۱۱/- ہے۔ پسرور منڈی میں مسور کا بھاؤ ۲/۱۴/۶ اور دال مسور ۳/۸/- ہے۔ قصور میں روئی کی گانٹھ کی قیمت (جولائی) ۸/۱۳/- ہے

پاکپتن ۱۲ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک گاؤں کے نمبردار نے ایک سید لڑکی سے شادی کی۔ لیکن گاؤں کے پٹواری نے اس پر اعتراض کیا۔ اور کہا کہ یہ ناجائز ہے اس لئے طلاق دیدو نمبردار

کتب منشی۔ منشی عالم۔ منشی فاضل
ادیب۔ ادیب عالم۔ ادیب فاضل
کی نئی اور سیکنڈ ہینڈ کتب
ملنے کا پتہ:۔ ملک بشیر احمد تاجر
کتب کشمیری بازار لاہور

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مستجاب

دیدۂ خونبار ہوں دل ہو کباب اور حواس وہوش کا خانہ خراب
اس طرح کی جائے جو جائز دعا کیا عجب یہ ہو دعائے مستجاب

اولاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نظر آئیں اگر محمود سمجھو دیں پناہ آیا دکھائی دیں بشیر احمد کہو نبیوں کا ماہ آیا
حسن تم خود بھی سن لو اور سنا دو سننے والوں کو جہاں دیکھو شریف احمد کہو وہ بادشاہ آیا

حسن رہتاسی

جماعت احمدیہ کیلئے تین خاص دن

امسال یوم التبلیغ برائے غیر احمدی اصحاب مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۹ء بروز اتوار مقرر کیا گیا ہے۔ اس دن کے لئے یہ خصوصیت ہے۔ کہ اس سے صرف ایک روز قبل یعنی ۲۹ جولائی ۱۸۹۷ء کو مارٹن کلارک والے مقدمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بریت اور کامیابی حاصل ہوئی۔

اسی طرح سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے لئے یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء اتوار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ تا کہ تعطیل عام کی وجہ سے کارکن و پبلک کثرت سے حصہ لے سکیں۔

ان کے علاوہ امسال ایک یوم سیرت پیشوایان مذاہب بھی اس سال شروع کیا گیا ہے۔ جو کہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۹ء بروز اتوار منانا تجویز کیا گیا ہے۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

ایک نہائت مفید تحریک

الفضل ۸ جون میں "رویا وکشوف کے متعلق ضروری اعلان" کے عنوان سے مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر مدرس مدرسہ احمدیہ کی طرف سے ایک اعلان شائع کیا گیا ہے۔ مولوی صاحب نے جس کام کے کرنے کا عزم کیا ہے۔ میرے نزدیک یہ نہائت مفید اور اہم ہے۔ اور سلسلہ کی ایک دیرینہ ضرورت کو پورا کرنے والا ہے۔ گو آج سے بہت عرصہ پہلے یہ کام سرانجام پانا چاہیئے تھا۔ موجودہ زمانے میں جبکہ بے دینی اور دہریت کا اثر عوام الناس میں عموماً اور نو تعلیم یافتہ نوجوانوں میں خصوصاً بڑی سرعت سے سرائت کر رہا ہے۔ اس قسم کی تالیفات نہائت ہی ضروری ہیں جن میں خدا تعالےٰ کے اپنے بندوں سے ہم کلام ہونے اور اس کی ہستی کا واضح ثبوت ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء حضور کی صداقت ثابت کرنے کے علاوہ اسلام کے زندہ مذہب اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زندہ نبی ہونے کو بھی ثابت کرتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ باتیں ازدیاد ایمان کا باعث ہوتی ہیں۔

پس وہ اصحاب جنہوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ یا خلافت حقہ ثانیہ کو کسی کشف خواب یا الہام کی بناء پر قبول کیا ہو۔ جلد از جلد اپنا الہام کشف یا خواب لکھ کر مولوی صاحب موصوف کے پاس بھیجدیں۔ تا کہ وہ مناسب ترتیب دے کر اسے شائع کر سکیں۔ مزید تفصیلات الفضل ۸ جون ۱۹۳۹ء سے معلوم کر لیں۔ سید محمد اسحٰق

تحریک جدید کے چندہ کی ادائیگی ہر وعدہ کرنیوالے کی ایمانی طاقت پر منحصر ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"جو شخص تحریک جدید کا چندہ ایمان سے لکھوائے گا۔ وہ ایمان حالی قربانی کر کے اسے پورا بھی کر دے گا مثلاً کسی شخص نے تحریک جدید میں پانچ روپے چندہ لکھوایا ہے۔ اور وہ اسے پورا کرنا چاہتا ہے۔ تو اگر اس کے پاس اور کوئی ذریعہ نہ ہوگا وہ یہی کہدیگا کہ میں دو وقت دال روٹی کھانے کی بجائے ایک وقت دال روٹی کھا کر دوسرے وقت کے پیسے جمع کرتا رہوں گا۔ اور اس طرح چندہ ادا کر دوں گا۔ غریب شخص آخر کروڑ دو کروڑ روپیہ تو لکھوا نہیں سکتا۔ وہ اگر لکھوائے گا بھی تو ۵-۱۰-۲۰ روپے اور غریب آدمی بھی اگر ایمان کے ساتھ وعدہ کرے تو ۵-۱۰ یا ۲۰ روپے ادا کرنے کی اللہ تعالےٰ کی طرف سے اسے توفیق مل جائیگی وہ ایک وقت کے کھانے کو اڑا دے گا۔ کپڑوں میں زیادہ سادگی اور کمی کرے گا۔ اور اس طرح وعدہ کا روپیہ ادا کر دے گا"

وہ دوست جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار والی پیشگوئی کے پورا کرنے والوں میں اپنے آپ کو شامل کیا ہے۔ ان کو معلوم ہے کہ ان کا نام اس فوج میں جبھی داخل ہو سکتا ہے۔ جب ان کا وعدہ عملاً سو فی صدی پورا ہو۔ اور بعض احباب نے سال پنجم کے وعدے کے ساتھ گزشتہ سالوں میں بھی اس لئے حصہ لیا ہے۔ کہ ان کا نام لگاتار ہر سال میں حصہ لینے کے باعث اس فہرست میں آجائے۔ اور وہ اپنے سال پنجم کے وعدے کے ساتھ گزشتہ سالوں کا بھی ادا کرنے کے فکر میں ہیں۔ جیسا کہ مستری چراغ دین صاحب کوٹلی ترکھاناں ضلع سیالکوٹ سے لکھتے ہیں:-

"میرا وعدہ معہ گزشتہ سالوں کے سال پنجم میں ۲۵/۱۰ روپیہ کا ہے مجھے اس بات سے ندامت ہوئی کہ دفتر کو مجھے یاد دہانی کرانی پڑے۔ میں اپنے وعدے سے بے خبر نہیں اب تک چندہ تحریک جدید نہ بھیجنے کی یہ وجہ ہے کہ ۱۹۳۸ء تک میں معماری کا کام اپنے ہاتھ سے کرتا رہا۔ مگر اس سال میرا چھوٹا بھائی جو کہ ایم۔ اے ہے اور ملازم ہو گیا ہے اس نے مجھے مجبور کر رکھا ہے کہ میں کام نہ کروں۔ کیونکہ اس سے میری صحت پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ اور میرے گزارہ کے لئے وہ کچھ بھیج دیتا ہے۔ چندہ کی ادائیگی کا بھی اسی نے ذمہ لیا تھا۔ مگر چونکہ اس نے تاحال احمدیت قبول نہیں کی۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ میں محنت اور مزدوری کر کے اپنا چندہ ادا کروں تا کہ مجھے زیادہ ثواب ہو میں انشاء اللہ اکتوبر تک چندہ پورا کر دوں گا"

تحریک جدید کا چندہ چونکہ ہر وعدہ کرنے والے کو قسط وار ادا کرنے کی اجازت ہے۔ اس لئے ایسے دوستوں کو چاہیئے کہ جس قدر ماہوار توفیق ہو ساتھ کے ساتھ ادا کرتے جائیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ضروری اعلان

مولوی فضل الٰہی صاحب مہاجر قادیان کو انجمن ہائے احمدیہ ضلع سرگودہ کے لئے آنریری انسپکٹر مقرر کر کے بھیجا جا رہا ہے عہدہ داران جماعت مقامی کو چاہیئے کہ ان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ

احرار کی تبلیغ کانفرنس قادیان کی حقیقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں ہر طرح ناکامی اور نامرادی کا مونہہ دیکھنے اور ہر جگہ مسلمانوں میں بے حد ذلیل و رسوا ہونے کے بعد احرار نے ایک دفعہ پھر قادیان پر چڑھائی کی تیاریاں شروع کر دی تھیں۔ تاکہ اس طرح ایک طرف تو اپنے آپ کو اسلام کے فدائی ظاہر کر کے اپنا ضائع شدہ وقار قائم کر سکیں۔ اسلام کے خلاف اپنی غداریوں پر پردہ ڈال سکیں۔ اور غیروں کے آلۂ کار بن کر مسلمانوں کے خلاف کی ہوئی کارستانیوں کو چھپا سکیں۔ اور دوسری طرف حصولِ زر کی از سر نو سبیل نکال سکیں۔ چنانچہ "احرار تبلیغ کانفرنس قادیان" کے نام سے وہ پوسٹروں۔ ٹریکٹوں۔ اخباروں۔ اور دیہہ بدیہہ پھرنے والے "ورکرز" کے ذریعہ جہاں یہ اعلان کرنے لگ گئے کہ "اس کانفرنس کی کامیابی ختم نبوت کے اعلان کے مترادف ہے"۔ "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار میں اپنی نذرِ عقیدت پیش کرنا ہے"۔ وہاں یہ بھی صدا لگانی شروع کر دی کہ "اس کانفرنس کے لئے مالی امداد کی اشد ضرورت ہے"۔ "مبارک ہیں وہ جو کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے ہماری امداد فرما رہے ہیں"۔ اور اس طرح بیک وقت دونوں مقاصد حاصل کرنے میں مصروف ہو گئے۔

اس کے ساتھ ہی بار بار یہ بھی اعلان کیا جاتا رہا۔ کہ "کانفرنس مقررہ تاریخوں پر ضرور منعقد ہوگی"۔ تاکہ یہ سمجھا جائے۔ کہ احرار کو پہلے کی طرح پھر قادیان میں شورش انگیزی کا پورا پورا موقعہ مل سکے گا۔ اور اس وجہ سے اس تماشہ کے لئے لوگ بکثرت پہونچ جائیں۔ اور اس اطمینان کے ساتھ پہونچیں۔ کہ قیام امن کے ذمہ دار حکام کی طرف سے ان کی قطعاً مزاحمت نہ کی جائے گی۔

اس قسم کی تحریکات کے ساتھ ساتھ عجیب و غریب خیالی نقشے بھی بنانے شروع کر دیئے گئے۔ چنانچہ "صدر استقبالیہ" نے ایک موقعہ پر لکھا:۔

"یہ منظر ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ کہ کس طرح گرمی کی انتہائی شدت میں عاشقانِ رسولِ عربی صلے اللہ علیہ وسلم کسی تکلیف کی پرواہ نہ کرتے ہوئے قادیان کا سفر کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اور ان کی تعداد کے پیش نظر مختلف اسٹیشنوں سے اسپیشل ٹرینیں جاری ہو رہی ہیں"۔

اس تمام تگ و دو کا مقصد یہی تھا۔ کہ ایک طرف تو فتنہ انگیزی کے لئے جس قدر زیادہ لوگوں کو جمع کیا جا سکے۔ کرلیں۔ اور دوسرے جس قدر زیادہ روپیہ وصول کر سکیں کرلیا جائے۔ ورنہ کہاں کی تبلیغ۔ اور کہاں کی حمایتِ اسلام۔ اگرچہ احرار نے اپنے دلی ارادوں اور خواہشوں کو پوشیدہ رکھنے کی پوری پوری کوشش کی۔ اور جہاں تک ان سے ہو سکا۔ انہوں نے قادیان میں اپنے اجتماع کو تبلیغ کانفرنس کے پردہ میں چھپائے رکھنے کی سعی کی۔ تاہم چونکہ ان کی اصل غرض ایسے لوگوں کو جمع کرنا تھا جو شوریدہ سری کا اظہار کر سکیں۔ اور ان کے لئے نہ تو "تبلیغ" کا لفظ کوئی کشش رکھتا تھا۔ اور نہ وہ اس کے مفہوم تک سے واقف ہو سکتے تھے۔ اس لئے ان کے مدعو کرنے کے لئے کئی باتیں ایسی بھی لکھ دی گئیں۔ جن سے اصل مدعا پر کافی روشنی پڑ سکتی تھی۔ مثلاً اعلان کیا گیا۔ کہ:۔

"سیالکوٹ۔ لاہور اور امرتسر کے بینڈ بھی قادیان جائیں گے"۔ (زمزم ۷۔ جون)

سوال یہ ہے۔ کہ اگر قادیان میں احرار تبلیغ کانفرنس منعقد کرنا چاہتے تھے۔ یعنی مذہبی مسائل بیان کرنا ان کا مقصد تھا۔ تو مختلف مقامات سے باجا نوازوں کو بلانے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا بینڈ بجانا بھی کوئی مذہبی مسئلہ ہے۔ جس میں احرار کو جماعت احمدیہ سے اختلاف ہے یا تبلیغ کرنے کا یہ بھی کوئی طریق ہے۔ قطعاً نہیں۔ بلکہ یہ تو ایک نمائش ہے۔ جسے اسلام قطعاً پسند نہیں کرتا۔ پھر یہ عوام کو جمع کرنے اور شور و شر برپا کرنے کا طریق ہے جس میں کوئی شریف انسان شریک نہیں ہو سکتا۔

پھر احرار کے "آفس سکرٹری" نے ایک اعلان کرایا۔ جس میں لکھا:۔

"تقریباً دس ہزار باوردی رضا کار اس کانفرنس میں فوجی مظاہرہ کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔ جن کے ساتھ فوجی بینڈ پوری تیاری سے شرکت کریں گے"۔ (زمیندار کانگرس ۱۱۔ جون)

تبلیغ کانفرنس کے موقعہ پر "فوجی مظاہرہ" کا مطلب سوائے فتنہ انگیزی کے کیا ہو سکتا ہے اور جو لوگ کسی جماعت کے خلاف فوجی مظاہرہ کے لئے کسی جگہ جمع ہونا چاہیں۔ ان کے متعلق صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ نہ صرف جنگ و جدال کے لئے پوری طرح تیار ہو کر آئیں گے۔ بلکہ انتہائی کوشش کریں گے۔ کہ ضرور لڑائی جھگڑا ہو۔ تاکہ انہیں "فوجی بینڈ" کے ساتھ "فوجی مظاہرہ" کرنے کا موقعہ مل سکے۔

پھر ایک اعلان میں تو یہاں تک لکھ دیا گیا۔ کہ:۔

"رجعت پسندوں کے ایوان لرز رہے ہیں۔ قادیان پر احرار کی یلغار" (زمیندار کانگرس ۷۔ جون)

رجعت پسند سیاسیات میں ان لوگوں کو کہا جاتا ہے۔ جنہیں سیاسی ترقی میں حائل سمجھا جائے۔ مگر اس وقت جبکہ احرار قادیان میں تبلیغ کانفرنس منعقد کر رہے ہوں۔ رجعت پسندوں کے ایوان کیوں لرزنے لگے ہاں اگر احرار جماعت احمدیہ کو رجعت پسند سمجھ کر ان پر یلغار کرنا چاہتے تھے۔ تو صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ وہ تبلیغ کانفرنس نہیں کرنا چاہتے تھے۔ بلکہ سیاسی وجوہ کی بناء پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔

غرض کئی طرح سے ثابت ہو گیا۔ کہ احرار کی غرض قادیان میں تبلیغ کانفرنس منعقد کرنا نہیں تھی۔ بلکہ فتنہ و فساد پھیلانے کا ایک بہانہ تھا۔ جسے عین وقت پر ذمہ دار حکام نے سمجھ لیا۔ اور اس کے انسداد کے لئے ضروری کارروائی کی۔ جس کے لئے ہر امن پسند اور پابند قانون ان کا ممنون ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخالف علماء کے متعلق

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار اہلحدیث ۹ جون میں ایک مضمون بعنوان "مامور اور مصلح اخلاقی لحاظ سے بہت بلند ہوتا ہے" شائع کیا ہے جسکا خلاصہ مولوی صاحب کے ہی الفاظ میں یہ ہے۔ "مختصر یہ ہے کہ ہم قادیان کے مصلح اعظم اور مسیح موعود کو اخلاقی حیثیت سے کسی بلند پایہ پر نہیں دیکھتے۔"

اس دعوے کی بنیاد چند حوالوں پر رکھی ہے جو بزعم ان کے مخالفین کے حق میں اپنے اندر تلخی اور مرارت رکھتے ہیں۔ مگر یہ کوئی نیا اعتراض نہیں بلکہ بہت پرانا ہے اور اتنا پرانا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت کے منکرین بھی یہی کہہ چکے ہیں بلکہ قریباً ہر نبی پر یہ الزام لگایا گیا۔ اور ہر نبی کے وقت اس کا جواب دیا جاتا رہا۔ اور اب بھی کئی بار دیا جا چکا ہے۔ مگر اس وقت ہم مولوی صاحب کے اس اعتراض کا جواب خود انہی کے قلم سے پیش کرتے ہیں تا معلوم ہو کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اعتراض کرنے میں کسقدر دیانت دار واقعہ ہوئے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے مولوی صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف سختی اور درشتی کا بے جا الزام لگاتے وقت خیال آیا کہ آپ نے تو جو کچھ لکھا ہے جوابی طور پر لکھا ہے۔ اس لئے خود ہی اس کا ذکر کر کے لکھتے ہیں:۔

"غالباً اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ علمائے اسلام نے جب مرزا صاحب کے حق میں سخت کلامی سے کام لیا تو مرزا صاحب نے بھی ان کو ایسا ویسا لکھا۔ ہمارے خیال میں یہ جواب مبطل الزام نہیں بلکہ مؤید الزام ہے۔ کیونکہ علمائے اسلام نے اگر بد اخلاقی کی ہے تو اپنے فعل کے وہ ذمہ دار ہیں۔"

مولوی ثناء اللہ صاحب نے ان الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تلخی اور مرارت رکھنے والی تحریروں کے متعلق "غالباً" کہکر جو کچھ لکھا ہے وہ بھی یقیناً درست ہے۔

مگر ان کا یہ کہنا کہ "یہ جواب مبطل الزام نہیں بلکہ مؤید الزام ہے" بالکل غلط ہے۔ اور اس کی یہ وجہ پیش کرنا کہ "علمائے اسلام نے اگر بد اخلاقی کی ہے تو اپنے فعل کے وہ ذمہ دار ہیں" عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے۔ خود مولوی ثناء اللہ صاحب بھی انہی علماء میں شامل ہیں۔ کیا وہ آپ بھی اپنے ذمہ دار نہیں۔

پھر اس بارے میں خود مولوی صاحب جو اصل بیان کر چکے ہیں۔ وہ ان کی حسب ذیل تحریر سے ثابت ہے۔

"بعض دوست مثل مولانا محمد صاحب شاہجہانپوری اور مولانا شمس الحق صاحب اس امر کے شاکی ہیں کہ میں (ثناء اللہ) نے کلام المبین میں کس قدر سخت کلامی سے کام لیا ہے۔ گو یہ بھی مانتے ہیں کہ فریق ثانی نے اس سے بھی زیادہ سخت گوئی کی ہے۔ کیونکہ میں نے اگر لکھا ہے۔ تو اول کسی خاص شخص کو خطاب نہیں کیا۔ اگر کوئی شخص کسی خاص کو سمجھے تو اس کا فہم ہے۔ دوئم میرا کوئی لفظ ان لفظوں سے بڑھ کر تو کیا برابر بھی نہیں جو خاندان غزنویہ نے میری نسبت لکھے یا شائع کئے ہیں مثلاً دجال، دہریہ، یہودی، نصاریٰ، معتزلی، جہنمی، گمراہ، مبتدع، غیر قابل اسلام، ملحد، زندیق، انبیاء شہداء اور صلحاء کا دشمن، شیطان کا شاگرد، محرّف قرآن، ضال، معتل، مرزائی، چکڑالوی چھپا ہوا نیچری وغیرہ۔ سو اس وزن کا کوئی لفظ میں نے نہیں لکھا۔ پس بموجب حکم حدیث شریف المستبان ما قال فعلی البادی مالم یعتد المظلوم یعنے گالیاں اور بدزبانیاں کرنے والوں کا سارا گناہ ابتداء کرنے والے پر ہے۔ جب تک مظلوم حد سے نہ بڑھ جائے فریقین کی سخت کلامی کا سارا گناہ خاندان غزنویہ پر حصہ رسدی پہونچے گا۔ میں نہیں کہتا خود سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہدایت بنیاد ہے۔"

(الکلام المبین فی جواب الاربعین صفحہ ۱۶۳-۱۶۴)

اس تحریر سے ظاہر ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو اعتراض کیا ہے۔ بعینہ وہی اعتراض خود تسلیم کرتے ہیں کہ ان پر بھی کیا گیا۔ اب اسے رد کرتے ہوئے انہوں نے جو وجوہات پیش کیں وہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے پیش کی جا سکتی ہیں۔ مثلاً انہوں نے لکھا ہے کہ میں نے "کسی خاص شخص کو خطاب نہیں کیا" سو یہی بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کے متعلق کہی جا سکتی ہے۔

پھر مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا ہے۔ کہ فریق ثانی کے الفاظ سے "میرا کوئی لفظ ان لفظوں سے بڑھ کر تو کیا برابر بھی نہیں" یہی صورت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ہے:

پھر مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

"بموجب حکم حدیث شریف .... گالیاں اور بدزبانیاں کرنے والوں کا سارا گناہ ابتداء کرنے والے پر ہے ..... (اور یہ بات) میں نہیں کہتا، خود سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہدایت بنیاد ہے۔"

اب ہم مولوی صاحب یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ اگر ان کا یہ جواب بموجب حدیث صحیح جواب ہے اور وہ خود مانتے ہیں کہ "علمائے اسلام نے جب مرزا صاحب کے حق میں سخت کلامی سے کام لیا تو مرزا صاحب نے بھی انکو ایسا ویسا لکھا۔ تو اس جگہ بھی کیوں "یہ جواب مبطل الزام نہیں"؟

غرض مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ اعتراض کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سخت کلامی سے کام لیا ہے۔ خود مولوی صاحب کی اپنی تحریر سے ہی ہباءً منثورا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب یہی اعتراض ان پر کیا گیا۔ تو انہوں نے اسکو نامعقول قرار دیکر اسے رد کرنے کے لئے چند وجوہات پیش کیں۔ اگر وہ وجوہات ان کو اس اعتراض سے بری ٹھہراتی ہیں۔ تو جب وہی وجوہات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اعتراض کے جواب میں پیش کی جائیں تو کیوں انکو معقول نہ سمجھا جائے اور اعتراض کو باطل نہ ٹھہرایا جائے؟

اصل بات یہ ہے کہ معترضین جن میں مولوی ثناء اللہ صاحب نمبر اول پر ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراضات کرتے وقت قطعاً دیانتداری سے کام نہیں لیتے بلکہ دیدہ دانستہ لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے ایسی باتیں کہہ دیتے ہیں جنہیں دوسرے اوقات میں خود غلط اور بیہودہ قرار دے چکے ہیں۔ ورنہ اگر ان کی نیت میں فتور نہ ہو۔ اور خدا تعالےٰ کا خوف ان کے دل میں پایا جائے۔ تو کبھی کوئی ایسا اعتراض نہ کریں۔ جس کی ذمہ داری خود ان ہی پر عائد ہوتی ہے اور جسے غلط قرار دیکر رد کر چکے ہوں۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے اعتراضات کے جواب

ڈاکٹر صاحب کے "نقصانات" کی حقیقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمہید کے بعد ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے مضمون کے آخر میں بزعم خویش خلافت ثانیہ کے "دس تلخ ثمرات" پیش کئے ہیں۔ اس امر کا فیصلہ کرنے کے لئے کہ آیا وہ ثمرات تلخ ہیں یا شیریں میں ان کا ذکر ذیل میں تفصیلوار کرتا ہوں:۔

نبوت غیر تشریعی کا عقیدہ

پہلا نقصان یا تلخ ثمر ڈاکٹر صاحب کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"اجرائے نبوت کا خطرناک عقیدہ جماعت میں جاری کر کے امت مسلمہ کی وحدت اور امن کو تباہ کر دیا گیا۔ اب آئے دن نبی آیا کریں گے۔ اور لوگ کافر بنا کریں گے"

اجرائے نبوت غیر تشریعی کا عقیدہ جیسا کہ جماعت احمدیہ مانتی ہے۔ نہ تلخ ثمر ہے۔ اور نہ ہی وہ خلافت ثانیہ کے عہد کی ایجاد ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں تو وہ مذہب مُردہ ہے۔ جس میں نبوت نہیں۔ میں پوچھتا ہوں۔ کہ اگر نبیوں کے آنے سے امت کی وحدت اور امن تباہ ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ نے امت اسرائیل پر یہ ظلم کیوں کیا۔ کہ نبی کے بعد نبی۔ اور رسول کے بعد رسول بھیجا؟ فرمایا:۔ وَ قَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی (بخاری) دیکھ لیجئے بنی اسرائیل میں ہزارہا نبی آئے شاید وہاں بھی غیر مبائعین ایسے لوگ ہوں گے۔ جو نبیوں کے آنے سے بیزار ہو کر کہا کرتے تھے۔ کہ اب آئے دن نبی آیا کریں گے۔ اور لوگ کافر بنا کریں گے۔ اگر اللہ تعالےٰ اس قسم کے رکیک اعتراضات کے باعث نبیوں کی آمد کو روک دیتا۔ تو آدم علیہ السلام کی پیدائش ہی نہ ہوتی۔ کیونکہ وہاں پر فرشتوں نے کہا تھا۔ اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَ يَسْفِكُ الدِّمَآءَ کہ اس کی پیدائش سے زمین میں فساد برپا ہوگا۔ اور خونریزی ہوگی:۔

نبی وحدت کا مرکز ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ سے امن قائم ہوتا ہے۔ وہ لوگوں کو کفر سے نکالتا ہے۔ مگر عجیب بات ہے کہ نادان لوگ ابتداء سے ہی یہ کہتے آئے ہیں۔ کہ نبی نے آکر ہم میں تفرقہ ڈال دیا ہے۔ ہمارے امن کو برباد کر دیا ہے اور ہمیں کافر بنا دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا بیان محض ایک سفسطہ ہے۔ ورنہ حقیقت یہی ہے۔ کہ نبوت ایک رحمت ہے۔ خدا کا انعام ہے۔ حضرت موسےٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا۔ یا قوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا (سورہ مائدہ) نبوت کے بغیر قوم روحانی زندگی سے محروم ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ جس طرح بیمار کو لذیذ کھانا بھی کڑوا معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح ان لوگوں کی نظر میں نبوت ایک عذاب ہوتا ہے:۔

ڈاکٹر صاحب کی تحریر سے روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مسئلہ نبوت کے منوانے میں حیرت انگیز کامیابی ہوئی ہے۔ اور غیر مبائعین کو اپنے عقیدہ کے منوانے میں عبرتناک ناکامی۔ حالانکہ ان کا عقیدہ آسان تر اور بقول ان کے اس کا ماننا سہل تر ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر غیر مبائعین کی طرف سے اپنی ناکامی کا اعتراف مطلوب ہے:۔

ڈاکٹر صاحب نے مغالطہ دہی کے طور پر یہ لکھا ہے۔ کہ گویا نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ خلافت ثانیہ میں ایجاد ہوا ہے۔ اس سے پہلے جماعت کا عقیدہ یہ نہ تھا۔ اس مغالطہ کے لئے میں صرف مولوی محمد علی صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب امروہی کے دو حوالے پیش کر دیتا ہوں:۔

(۱) مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں عدالت گورداسپور میں حلفیہ بیان میں کہتے ہیں:۔

"مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔ اور اس کے مرید اس کو دعوے میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔ پیغمبر اسلام مسلمانوں کے نزدیک سچے نبی ہیں۔ اور عیسائیوں کے نزدیک جھوٹے ہیں" (مسل مقدمہ مولوی کرم دین بیان ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء)

(۲) مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے بحیثیت افسر مقبرہ بہشتی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر حسب ذیل کلمات دفتر کے رجسٹر میں اپنے قلم سے لکھے:۔

"حضور مسیح موعود اور مہدی معہود جو مصداق بعد ثم بدرجاتھم فی الجنۃ کے تھے۔ اور یہ مقبرہ بہشتی حضرت اقدس کو بموجب حدیث لم یقبض نبی قط حتیٰ یری اللہ مقعدہ فی الجنۃ یعنی کبھی کوئی نبی قبض روح نہیں کیا گیا۔ یہاں تک کہ اس کی زندگی میں مقبرہ بہشتی آیا وہ دیکھ لیتا ہے لہٰذا دو نیم سال قبل وفات یہ مقبرہ حضور علیہ السلام نے حالت کشف اور الہام میں دیکھ لیا تھا۔ لہٰذا اگرچہ وفات آپ کی لاہور میں ہوئی۔ لیکن بحکم حدیث موت غربۃ شہادۃ کے اسی مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ فقط۔ محررہ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء"

ناظرین کرام! ہر دو عبارتیں بالکل واضح ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے حلفیہ بیان میں ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مدعی نبوت تسلیم کیا ہے۔ اور مولوی محمد احسن صاحب نے اپنی اس سب سے پہلی تحریر میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دفن کے بعد انہوں نے بہشتی مقبرہ کے رجسٹر میں درج کی۔ صاف طور پر حضور کو نبی قرار دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ دیگر ہزارہا شہادتوں کو چھوڑ کر اگر ان دو بیانات پر ہی غیر مبائعین خوف خدا سے غور کریں تو وہ حق کو پا سکتے ہیں۔ اور اس شیریں ثمر کو تلخ قرار دینے والے بھی اس کی شیرینی کو محسوس کر سکتے ہیں۔

بہرحال مسئلہ نبوت مسیح موعود جدید نہیں اور نہ ہی یہ تلخ ثمر ہے۔ ہاں کچھ لوگوں کے لئے قدیم سے ہی ہر نبی کی نبوت تلخ معلوم ہوتی رہی ہے۔ اس کا علاج ہمارے پاس کچھ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں:۔

احباب کرام نے ان
اصحاب کو بوجہ عدم اشاعت
روزنامہ الفضل سے خریدار
نہیں۔ آٹھ آنہ کر دیا
"الفضل" کے خطبہ نمبر
قیمت آٹھ آنے
...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذا قیل انّک مرسل خلت انّنی
دعیت الی أمر علی الخلق یعسر
(براہین پنجم)

یعنی جب مجھے اللہ تعالےٰ نے مرسل اور نبی قرار دیا تو میں نے خیال کیا کہ مجھے ایسی بات کے دعوےٰ کرنے کے لئے بلایا گیا ہے جو عام مخلوق پر شاق گزرے گی اور وہ اسے تلخ سمجھیں گے آہ آج غیر مبائعین بھی اسی گروہ میں شامل ہوگئے ہیں۔

دیدہ دانستہ مغالطہ یا ناواقفیت

دوسرا نقصان یہ بیان کیا گیا ہے کہ بہائیت کے لئے دروازہ کھولدیا۔ اس عنوان کے نیچے ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:۔ "جب نبوت کے لئے دروازہ کھول دیا گیا تو اگر ایک نبی اپنی نئی نبوت کے ذریعہ کسی حکم کو منسوخ کردے تو کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ لینا ہے؟"۔ معلوم ہوتا ہے یا تو ڈاکٹر صاحب دیدہ دانستہ مغالطہ دے رہے ہیں۔ یا انہیں بہائی عقائد کا علم ہی نہیں بہائیوں کے ہاں نبوت جاری نہیں مانی جاتی۔ بلکہ وہ ٹھیک انہی معنوں میں "خاتم النبیین" کے قائل ہیں جن معنوں میں لاہوری گروہ قائل ہے۔ اہل بہاء کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور وہ بہاء اللہ کو ہرگز نبی نہیں مانتے۔ کتاب الفرائد میں لکھا ہے۔

"ہر کس با اہل بہاء معاشر دیا از کتب دیں طائفہ مطلع باشد میداند کہ نہ در الواح مقدسہ ادعائے نبوت وارد شدہ ونہ بر السنہ اہل بہاء لفظ نبی برآں وجود اقدس اطلاق گشتہ" (ص ۲۷۵)

پس نبوت غیر تشریعی کے اجراء کا عقیدہ بہائیت کے لئے دروازہ نہیں کھولتا۔ بلکہ یہ عقیدہ تو بہائیت کی جڑ پر کلہاڑا ہے۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ قرآنی شریعت قیامت تک واجب العمل ہے۔ اور جب تک یہ زمین و آسمان فنا نہ ہوجائیں۔ اس محکم شریعت کا ایک شوشہ تبدیل نہیں ہوسکتا۔ اسی شریعت پر چل کر لوگ انعام پائیں گے۔ ان میں سے صالح شہید۔ صدیق اور نبی بن سکیں گے۔ ہاں اگر یہ عقیدہ مان لیا جائے تو یقیناً بہائیت مٹ سکتی ہے؟

ڈاکٹر صاحب کا یہ کہنا کہ نبی مان کر ناسخ شریعت محمدیہ ماننے میں کیا روک ہے۔ جناب وہی روک ہے جو نبی مان کر اسے خدا ماننے میں روک ہے۔ کیا بفرض محال اگر کوئی نبی الوہیت کا دعوےٰ کردے تو اس کو خدا مان لیا جائے گا۔ جب یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہوچکا کہ قرآنی شریعت منسوخ نہیں ہوسکتی۔ اور جو نبی آئے گا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مطیع ہوکر آئے گا تو ہاتھ پکڑنے یا نہ پکڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ صادق نبی نسخ شریعت اسلامیہ کا ادعا کرے۔ پس یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ احمدیہ عقیدہ سے بہائیت کے لئے دروازہ کھلتا ہے۔

ایک صریح غلط بیانی

مولوی محفوظ الحق صاحب علمی کے متعلق ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔

"ایک دفعہ یہ مجھے دہلی میں ایک مجلس میں ملے۔ تو انہوں نے اپنی بہائی جماعت کے لوگوں سے مجھے تعارف کرایا تو میں نے دیکھا کہ میری عین توقع کے مطابق ان میں سے ۹۵ فیصدی محمودیوں میں سے نکل کر آئے ہوئے لوگ تھے۔" (پیغام ۴ مئی)

یہ دعوےٰ کہ دہلی کی بہائی جماعت میں ڈاکٹر صاحب کی عین توقع کے مطابق ۹۵ فیصدی محمودیوں میں سے نکل کر شامل ہوئے ہیں از سرتاپا غلط اور جھوٹ ہے۔ پیغامیوں نے ابتدائے خلافت ثانیہ میں کہا تھا کہ جماعت کے ۹۵ فی صدی آدمی ہمارے ساتھ ہیں۔ جس کے غلط ہونے کا آج ان کے خورد وکلاں کو اعتراف ہے۔ اور اب ڈاکٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ محمودیوں میں سے نکلنے والے جماعت بہائی دہلی کا پچانوے فیصدی ہیں۔ یہ بھی بالکل غلط ہے۔ ۱۰ مئی ۱۹۳۹ء کو مجھے بہائیان دہلی میں سے ایم اے صمدانی صاحب سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ اور میں نے ان سے دریافت کیا کہ "دہلی میں کس قدر بہائی مرد ہیں اور ان میں سے کتنے ایسے ہیں جو بہائی ہونے سے پیشتر احمدیت کی طرف منسوب ہوتے تھے؟"

اس تحریری سوال کا انہوں نے مندرجہ ذیل تحریری جواب دیا۔ "غالباً بارہ تیرہ مرد ہوں گے۔ جن میں سے اس وقت کوئی بھی ایسا نہیں جو قبل ازیں منسوب بہ احمدیت تھا"۔

اس تحریر سے ظاہر ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی "عین توقع" پوری نہیں ہوئی۔ انہوں نے ہوائے نفس کے ماتحت ایسا خیال کرلیا۔ کہ دہلی کے بہائیوں کا ۹۵ فی صدی محمودیوں میں سے آیا ہے۔

امید نہیں کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی "عین توقع" کبھی پوری ہو۔ اب تو ان کے گھر میں بہائیت کا دور دورہ ہے۔ مولوی عبد اللہ صاحب کشمیری اور ان کے متعلقین کی بہائیت کوئی راز نہیں وہ ڈاکٹر صاحب کے رشتہ دار بھی ہیں۔ ان سے پیغامیوں میں سے مخفی بہائیوں کا بھی پتہ لے لیں۔

تکفیر المسلمین

تیسرا نقصان تکفیر المسلمین قرار دیا گیا ہے چنانچہ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ "تیرہ سو سال کی محنت شاقہ سے جو لوگ مسلمان بنے تھے انہیں بھی دائرہ اسلام سے خارج کرکے پادریوں اور دیگر دشمنان اسلام کے مقاصد کی غیر ارادی طور پر تکمیل کردی"۔

بات کو بگاڑنا اور دوسرے کی بات میں تحریف کرنا بھی ڈاکٹر صاحب پر ختم ہے اتنی سی واضح بات کو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام غیر تشریعی نبی ہیں اور جو آپ پر ایمان نہ لائے وہ مومن نہیں ڈاکٹر صاحب نے کس قدر رنگ آمیزی سے بیان کیا ہے۔ کیا یہ صریح افتراء نہیں کہ جماعت احمدیہ نے تیرہ سو برس کی محنت شاقہ سے مسلمان بننے والوں کو کافر قرار دے دیا ہے۔ کیا ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے علاوہ بھی کوئی سنجیدہ غیر مبائع اس قسم کا جھوٹ لکھنے کے لئے تیار ہے تیرہ سو برس تو ہے الگ ہم تو کسی مسلمان کو بھی دائرہ اسلام سے خارج نہیں کہتے ہاں جو خود اپنے کفر پر مہر کرے اسے کیونکر مومن قرار دیں میں غیر مبائعین کے امیر مولوی محمد علی صاحب کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ وہ بتائیں کہ کیا اسلام کی تیرہ سو سال کی محنت شاقہ کا نتیجہ وہ کہلانے والے مسلمان ہیں جنہوں نے فرستادہ حق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب کی ؟ کیا از روئے قرآن واحادیث نبویہ موجودہ مسلمان فی الواقعہ مسلمان ہیں ؟ کیا قرآن کا نزول اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت اسی لئے ہوئی تھی کہ ایسے نام کے مسلمان پیدا ہوں کیا صحابہ کرام اسی طرح کے مسلمان تھے؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو فرمایئے کہ ڈاکٹر صاحب کی مندرجہ بالا تحریر اپنے اندر ذرہ بھر بھی صداقت رکھتی ہے ؟

جماعت احمدیہ کا عقیدہ وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے حضور لکھتے ہیں:۔ "ہر ایک شخص جس کو میری دعوۃ پہونچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں"۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳)

پھر دوسری جگہ آتا ہے:۔ "ایک شخص نے سوال کیا کہ آپکو نہ ماننے والے کافر ہیں یا نہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا مولویوں سے جاکر پوچھو کہ انکے نزدیک جو مسیح اور مہدی آنیوالا ہے اسکو جو نہ مانیگا اسکا کیا حال ہے۔ پس میں وہی مسیح اور مہدی ہوں جو آنے والا تھا"۔ (بدر ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء)

تمام امت مسلمہ جس مسیح موعود کی منتظر ہے اس کے منکر کو کافر جانتی ہے۔ مگر پیغامی گروہ حضرت احمد علیہ السلام کو منہ سے مسیح موعود کہتے ہیں لیکن اجماعی عقیدہ کے خلاف کررہے ہیں بالآخر میں ڈاکٹر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ غیر مبائعین کے نزدیک مسیح موعود کو نہ ماننے والے فاسق اور جاہلیت کی موت مرنے والے ہیں

کیا تیرہ سو سال کی محنت شاقہ سے جو لوگ مسلمان بنے تھے انہیں فاسق قرار دے کر آپ لوگ پادریوں کے مقاصد کو تو ادا تاً پورا نہیں کر رہے؟

جمہوریت اور استبدادیت

چوتھا نقصان ڈاکٹر صاحب یہ لکھتے ہیں کہ "خلافت اسلامیہ اعلےٰ درجہ کی جمہوریت پر مبنی تھی۔ جس میں خلیفہ امت کے سامنے اپنے ہر ایک قول اور فعل کے لئے جوابدہ تھا۔ خلافت محمودیہ نے اسے جمہوریت سے استبدادیت میں بدل دیا"۔

جواباً عرض ہے۔ کہ آج بھی خلافت اسی منہاج پر قائم ہے جس پہ خلفاء راشدین حضرت ابوبکر۔ حضرت عمر۔ حضرت عثمان۔ حضرت علی اور حضرت مولینا نورالدین رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں قائم تھی۔ بجز منافقین سب مومن خلفاء کی اطاعت کرتے تھے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ان کے ہاتھ پر بیعت کرتے تھے۔ اور اپنی جان و مال ان کے حکم پر نثار کرتے تھے۔ پہلی خلافت ہائے راشدہ میں بھی خلیفہ باوجود اتقیٰ اور اعلم ہونے کے کہا کرتا تھا۔ کہ میں اگر غلطی کروں تو مجھے آگاہ کر دو۔ اسی طرح آج بھی خلیفہ برحق باوجود اتقیٰ اور اعلم ہونے کے کہتا ہے۔ کہ مجھ سے اگر غلطی ہو تو آپ لوگ مجھے بتا دیں۔ مگر نہ دور اول میں کوئی خلیفہ راشد باغیوں اور نظام کے دشمنوں کے آگے جھکا۔ اور نہ اس جگہ متمردین کے مقابلہ میں نرمی برتی جا سکتی ہے اگر سرکشوں نے کسی خلیفہ کو معزول کرنا چاہا۔ تو اس نے معزولی کی بجائے جام شہادت تک نوش کر لیا۔ مگر اس قبا کو اتارنے پر تیار نہ ہوا۔ عہد صدیقی میں عرب میں جو فتنہ ارتداد اٹھا۔ اس سے خود مسلمان خائف تھے۔ مگر خلیفہ وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اولوالعزمی نے اسلام کو تمکنت بخشی۔ نادانوں کو اس عمل میں استبدادیت نظر آتی ہے۔ مگر یہ عین جمہوریت ہے۔ کیونکہ خلیفہ وقت ساری قوم کا واحد نمائندہ ہے۔ خدا کی نصرت اس کے ساتھ ہے۔

غیر مبائعین نے صرف چھ سال تک خلافت اولےٰ سے وابستگی رکھی ہے۔ مگر انہیں معلوم ہے کہ وہ اپنی متمردانہ طبائع کے باعث خلیفہ وقت حضرت مولینا نورالدین رضی اللہ عنہ کو ہمیشہ ناراض کرتے رہے۔ اور خود روحانی برکات سے محروم ہوتے گئے۔ مولوی محمد علی صاحب نے بیعت کی حقیقت بدیں الفاظ ذکر کی ہے:۔

"یہ بیعت اللہ تعالےٰ کے ساتھ روحانی تعلق بڑھانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح جیسے پاک وجود کی دعاؤں سے فائدہ اٹھانے کے لئے اور آپ کے علم و فضل کے آگے سر نیچا کرنے کے لئے تھی۔ اور اس لئے ضروری تھا۔ کہ مرید اپنے آپ کو مرشد کے سامنے ایک بے جان کی طرح ڈال دے اور اپنی جملہ خواہشات کو اس کے سپرد کر دے"۔

(ایک ضروری اعلان صفحہ ۲)

یہ ہے صحیح اسلامی جمہوریت اور یہ ہے خلیفہ وقت سے روحانی تعلق کا بیان! یقیناً ڈاکٹر صاحب اسے "استبدادیت" قرار دیں گے۔ مولوی محمد علی صاحب نے بھی خلافت ثانیہ کے وقت مندرجہ بالا قسم کی اطاعت و محبت کو "غلو پیر پرستی اور استبدادیت" قرار دے کر لاہور میں جا ڈیرا جمایا۔ اور روز و شب "جمہوریت جمہوریت" کا راگ الاپنے لگے۔ لیکن پچیس برس کے بعد تھک کر کہہ دیا کہ:۔

"جب تک تمام افراد جماعت ایک آواز پہ حرکت میں نہ آ جائیں۔ جب تک تمام اطاعت کی ایک سطح پہ نہ آ جائیں ترقی محال ہے۔۔ یہی اصول تھا جس نے حضرت ابوبکرؓ۔ عمرؓ اور عثمانؓ کے زمانہ میں مسلمانوں پر فتوحات کے دروازوں کو کھول دیا"۔

(پیغام صلح ۲۷ فروری ۱۹۳۹ء)

اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اسی "اصول" پہ عمل پیرا ہے اور اس پر فتوحات کے دروازے کھلے ہیں۔ لیکن غیر مبائعین ہنوز "استبدادیت" کے بھنور میں چکر لگا رہے ہیں۔ خلافت ثانیہ کی یہ عظیم الشان برکت ہے۔ کہ جماعت نے عملی طور پر خلافت کی قدر و منزلت کو جان لیا ہے۔

مجھے غیر مبائعین کے منہ سے "جمہوریت" کا لفظ سن کر بہت حیرت آتی ہے۔ کیونکہ ان کا تو سارا کاروبار ہی غیر جمہوری ہے بھلا کس جمہوری قانون میں ہے کہ ایک ہی شخص کو ساری عمر کے لئے پریذیڈنٹ مان لیا جائے؟ انتخاب کی تجدید ہی نہ ہو؟ بیمار ہو۔ کام کرنے کے ناقابل ہو۔ مگر پھر بھی صدر ہی رہے۔ نہ وہ استعفاٰ دے نہ دوسرے اہل لوگ کام کر سکیں نہ قوم نیا انتخاب کرے۔ یہ انوکھی جمہوریت صرف احمدیہ بلڈنگس میں ہی نظر آتی ہے وہاں پر چند مالدار جیسا چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ زیادہ چندہ دینے والا امیر جماعت سے لڑ جھگڑ کر۔ اس کی بیوی امیر جماعت اور اس کی اہلیہ کو برا بھلا کہہ کر بھی معزز بزرگ رہتے ہیں۔ غیر مبائعین کی قادیان سے علیحدگی بھی در اصل اسی لئے تھی۔ کہ کیوں ممبران انجمن مولوی محمد علی صاحب وغیرہ کو ساری عمر کے لئے تمام جماعت احمدیہ کا دیا مطاع تسلیم نہیں کر لیا جاتا۔ جو خلیفہ وقت کے سامنے بھی جوابدہ نہ ہوں حالانکہ یہ امر بھی ان کی آج کی "جمہوریت" کے خلاف تھا۔ الغرض غیر مبائعین منہ سے جمہوریت کا ادعاء کرنے کے باوجود نہ اس وقت جمہوریت کے خواہاں تھے جب مرکز سلسلہ سے منقطع ہوئے اور نہ آج جمہوریت پہ قائم ہیں۔ بے شک ان میں واجب الاطاعت خلیفہ نہیں ہے لیکن پردہ اٹھا کر دیکھیں تو ان پر یہی مثل صادق آتی ہے "جس کی لاٹھی اسی کی بھینس"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت

پانچواں نقصان ڈاکٹر صاحب یہ بیان کرتے ہیں۔ "حضرت مسیح موعودؑ کی وصیت کو جو اعلےٰ درجہ کی جمہوریت پر مبنی تھی پس پشت پھینک کر ایک ردی کاغذ کی حیثیت دے دی"۔

اعلیٰ درجہ کی جمہوریت کے متعلق سطور فوق میں ذکر ہو چکا ہے۔ اگر خلافت کے تسلیم کرنے سے الوصیت ردی کاغذ سمجھی جاتی ہے۔ تو اس کا گناہ غیر مبائعین کے اکابر پر ہے۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بیعت بہ حیثیت "خلیفۃ المسیح" کی۔ اور چھ سال تک بظاہر اس پر قائم رہے۔ جماعت احمدیہ تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے کامل طور پر الوصیت پر عمل پیرا ہے ہاں غیر مبائعین نے متواتر پچیس برس سے الوصیت کو پس پشت پھینک رکھا ہے۔ چنانچہ خود جناب مولوی محمد علی صاحب نے فرمایا ہے:۔

"جماعت (غیر مبائعین) نے الوصیت کو اختیار کرنے میں کمزوری دکھلائی۔ اور اس کی وجہ سے خود کمزور ہو گئی۔ اس بارہ میں سب سے زیادہ قصوروار وہ شخص ہے۔ جو اس وقت تمہارے سامنے کھڑا ہے۔ گناہ کے اس احساس کے ساتھ جو کہ ایک بدترین گناہ گار کو ہو سکتا ہے۔ میں اس قصور اور کوتاہی کا اقرار کرتا ہوں، کہ سب سے زیادہ کمزوری میں نے دکھلائی ہے"۔

(پیغام صلح ۱۴ جنوری ۱۹۳۷ء صفحہ ۸)

امید ہے کہ اب ڈاکٹر صاحب گھر کا فکر کریں گے۔ اور خواہ مخواہ جماعت احمدیہ پر الوصیت کے پس پشت پھینکنے کا غلط الزام نہ لگائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توہین

چھٹا نقصان ڈاکٹر صاحب نے "حضرت مسیح موعودؑ کی خطرناک توہین" کے عنوان سے یہ بیان کیا ہے کہ:۔ "بقول محمودی صاحبان ۱۹۰۱ء کے بعد حضرت مسیح موعودؑ یکایک ایسی دعوئے نبوت کے مدعی بن گئے۔ جس پر کل تک لعنت بھیجتے رہے تھے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ابتداء سے انتہا تک ایسی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے رہے ہیں۔ جس کا دعویٰ قرآن مجید کو چھوڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے روگردان ہو کر کیا جائے۔ اس نبوت کا حضور علیہ السلام نے کبھی دعوئے نہیں فرمایا۔ اور نہ ہی جماعت احمدیہ حضور کو اس نبوت کا مدعی مانتی ہے۔ ہاں غیر تشریعی تابع نبوت محمدیہ نبوت کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوئے فرمایا ہے۔ اور اسی قسم کا نبی حضور کو جماعت احمدیہ یقین کرتی ہے۔ مولوی صاحب بھی ۱۹۰۴ء کے حلفیہ بیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "مدعی نبوت" تسلیم کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا یہ محض افتراء ہے کہ جماعت احمدیہ کے نزدیک حضور علیہ السلام نے ایسی نبوت کا دعویٰ فرمایا جسے کل تک موجب لعنت سمجھتے تھے۔ شریعت جدیدہ ... اور مستقل نبوت کا حضور نے ہمیشہ انکار فرمایا ہے۔ اس کا کبھی دعوےٰ نہیں فرمایا۔ ہاں ظلی غیر تشریعی نبوت کا حضور نے دعوےٰ فرمایا ہے (ناقل) خاکسار ابوالعطاء جالندھری۔

578
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

آگرہ

مولوی عبد المالک صاحب آگرہ سے لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں مستقل طور پر ۱۸ افراد زیر تبلیغ رہے۔ انفرادی تبلیغ کے علاوہ ہر اتوار کو جلسہ کیا جاتا رہا۔ جن میں خاکسار و سکرٹری تبلیغ و ممبران خدام الاحمدیہ نے "دجال و یاجوج ماجوج کی حقیقت" "رد قدامت روح" "ختم نبوت کی حقیقت" اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراضات کے جوابات کے موضوعات پر تقاریر کیں۔

بعض تعلیم یافتہ اصحاب نے مخالفین کے شائع کردہ اعتراضات کئے جن کے جواب سے وہ بہت متاثر ہوئے عرصہ زیر رپورٹ میں دربار شوشیکری میں ایک اہل حدیث مولوی سے تبادلہ خیالات کیا گیا۔ اور اب ایک تحریری مناظرہ بھی شروع ہؤا ہے۔ جس میں یہ قرار پایا۔ کہ ایک ایک پرچہ گھر سے لکھ کر ہم بھیجیں اور وہ اس کا جواب اپنے علماء سے لکھوائیں۔ چنانچہ پہلا پرچہ ہماری طرف سے بھیج دیا گیا ہے

عرصہ زیر رپورٹ میں قصبہ برسا گنج میں جا کر انفرادی تبلیغ کے علاوہ دو اجتماع کئے گئے۔ ایک میں مخالفین کی خواہش پر بعض پیشکردہ اعتراضات کے جواب میں تین گھنٹہ تقریر کی گئی۔ دوسرا اجتماع نومسلموں کے مکان پر ہؤا۔ جس میں زیادہ تر اچھوت تھے۔ ازاں بعد شکوہ آباد میں مسلم لیگ کے جلسہ میں خاکسار کو تقریر کے لئے دعوت دی گئی چنانچہ وہ قبول کی گئی۔ اور میں نے وہاں $2\frac{1}{2}$ گھنٹے تقریر کی۔ جس میں مذہبی امور کے علاوہ سیاسی طور پر ہندوستان کی آزادی کے متعلق بھی اظہار خیالات کیا۔ یہ تقریر بھی بہت مقبول ہوئی۔

راولپنڈی

مولوی چراغ دین صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں کاکڑائی تحصیل مری کے ایک مدرس نے بذریعہ خط بعض اعتراض کئے تھے۔ جو "خاکسار پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں اور وفات مسیح کے قائل ہیں ان کو جوابًا ۹ صفحات کا خط لکھا گیا۔ خدام الاحمدیہ کے ممبران کو مسئلہ اجرائے نبوت پر نوٹ لکھوائے گئے۔ جماعت کے دو اجلاس ہوئے۔ ایک خدام الاحمدیہ کا جس میں ممبران نے تقریریں کیں۔ اور آخر میں ملک عبد العزیز صاحب نے جو قادیان سے آئے ہوئے تھے اور میں نے مجلس کی غرض وغایت کی طرف انہیں متوجہ کیا۔ دوسرا اجلاس جماعت کا ماہوار تھا جس میں ہر شعبہ کے سکرٹری نے اپنے اپنے شعبہ کے متعلق تقریریں کیں۔ آخر پر میں نے تقریر کی اور چندہ مساجد۔ خدام الاحمدیہ سے تعاون اور دعوت عامہ کی تحریک کی طرف توجہ دلائی۔

عرصہ زیر رپورٹ میں روزانہ قرآن حدیث اور براہین احمدیہ کا درس بعد نماز مغرب دیا جاتا رہا۔ صبح کی نماز کے بعد ایک غیر احمدی کو عربی اور ایک احمدی کو قرآن کا ترجمہ پڑھاتا رہا۔ قبل دوپہر عورتوں کو قرآن ناظرہ کشتی نوح۔ نماز با ترجمہ اور بعد دوپہر پندرہ بچوں کو یسرنا القرآن۔ قرآن ناظرہ اور نماز ناظرہ و با ترجمہ کے اسباق دیتا رہا۔ خطبہ جمعہ میں مطبوعہ جمعہ حضرت امیر المومنین دربارہ چندہ توسیع مساجد سنایا گیا۔ اور دو ٹریکٹ اہل پیغام کے متعلق شائع کئے گئے۔

امروہہ

مولوی عبد السمیع صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ امروہہ لکھتے ہیں۔ کہ گذشتہ ماہ ایک دفعہ چندوسی شہباز پور۔ سردار نگر اور مراد آباد میں اخوان کے ہمراہ ایک ہفتہ تک تبلیغی دورہ کرتا رہا۔ اور جو ٹریکٹ مرکز سے موصول ہوئے۔ وہ جمعہ یا اتوار کو جلسے میں سناتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ ماہ میں ایک دوست عبد اللطیف نامی نے جو زیر تبلیغ تھے بیعت کر لی اور بھی کئی لوگ احمدیت کے قریب ہیں۔

شام چوراسی

جناب عبد الحکیم صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شام چوراسی لکھتے ہیں۔ گذشتہ دو ماہ میں خاکسار نے ساٹھ مختلف قسم کے تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور پچاس آدمیوں کو تبادلہ خیالات کے ذریعہ پیغام حق پہنچایا۔ تیس آدمیوں کو احمدیہ لائبریری سے سلسلہ کی کتب پڑھنے کے لئے دی گئیں۔ الفضل کے ذریعہ بھی تبلیغ کا کام ہوتا ہے۔ اور چند اچھوت بھائی ابھی زیر تبلیغ ہیں۔

کوٹ رحمت خان

اخویم محمد ابراہیم صاحب شاد احمدی سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ کوٹ رحمت خان دس جون کو لکھتے ہیں۔ دوستوں نے تبلیغ میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ گرجا میں جا کر تبلیغ کی گئی۔ ایک مسیحی مناد سے کئی گھنٹہ تک کفارہ پر گفتگو ہوئی۔ ایک دن ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوتی۔ اور پھر مختلف اوقات میں سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ ایک دن ایک سکھ ڈاکٹر صاحب پر حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی حقیقت ظاہر کی۔ انہوں نے قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ خریدنے پر آمادگی ظاہر کی۔ سیموئل نامی ایک مسیحی کو قرآن مجید مترجم دیا گیا۔ جس کے لئے وہ بہت شکرگذار ہؤا۔ بعض لوگوں نے چند غنڈوں کے ذریعہ سے ہم کو تکلیف پہنچائی۔ اور مسجد سے نکال دیا۔ ہم صبر وتحمل سے کام لیتے ہوئے مسجد سے آ گئے۔ غرض کئی لوگوں کو پیغام حق پہنچایا گیا۔

کوٹھ علم دین

سکرٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۰ مئی سے اہل حدیث کا جلسہ تھا جس میں عبد اللہ معمار نے خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کئے۔ جب ان سے جھوٹے الزامات کا ثبوت طلب کیا گیا تو وقت دینے اور مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ ہمارے مبلغ مولوی محمد حسین صاحب پونچھ سے آئے ہوئے تھے۔ ہم نے علیحدہ جلسہ کر کے اعتراضات کا دفعیہ کیا۔ جس کا لوگوں پر اچھا اثر ہؤا۔ اور ہماری تبلیغ کے راستے کھل گئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ غیر احمدی مولوی تو نرے بھانڈ تھے۔

محمود آباد ضلع جہلم

نور احمد صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ ماہ مئی سال ۱۹۳۹ء میں ایک جلسہ ہؤا۔ ۸۰ افراد کو تبلیغ کی گئی۔ ۴ دیہات محمود آباد۔ کریم پور۔ چارہ اور آئمہ جٹاں زیر تبلیغ رہے۔

سری نگر

مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ احمدیہ دار التبلیغ امیرا کدل پر قرآن کریم کا درس جاری کیا گیا۔ بعد درس سوالات کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ حاضرین میں زیادتی ہو رہی ہے چند نوجوان کتب سلسلہ کا باقاعدہ مطالعہ کر رہے ہیں۔ اور دار التبلیغ پر آ کر واقفیت بڑھا رہے ہیں۔ زبانی سمجھانے کے علاوہ ان کو تبلیغی ٹریکٹس بھی دیئے گئے۔

بازار ٹائی سیان کے تین نوجوانوں نے مسئلہ ختم نبوت کی حقیقت سے آگاہی حاصل کی اور اعتراضات حل کئے۔

موضع کھوڑونی کے دو نوجوانوں نے تعلیم احمدیت کے متعلق استفسارات کئے۔ ان پر بھی احمدیت کی صداقت واضح کی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم ملکی حالات اور واقعات

آل انڈیا مسلم لیگ کی خارجہ سب کمیٹی کا اجلاس

حسب قرار داد ۱۲ جون کو آل انڈیا مسلم لیگ کی فارن سب کمیٹی کا اجلاس نواب سر شاہنواز خان صاحب آف ممدوٹ کے دولتکدہ پر لاہور میں زیر صدارت سیٹھ عبد اللہ ہارون صاحب کراچی منعقد ہوا جس میں مختلف صوبہ جات سے ممبران نے شرکت کی۔ متفقہ طور پر تجویز کیا گیا۔ کہ جن صوبوں میں مسلمانوں کی اقلیت ہے۔ ان کے نمائندوں پر مشتمل ایک وفد ماہ ستمبر میں یا اس کے بعد صوبہ بنگال اور آسام کے دورہ کے لئے بھیجا جائے۔ غیر مسلم اکثریت والے صوبوں کا ایک وفد مسلم اقلیت والے صوبوں میں خیر سگالی کا پیغام دے کر بھیجا جائے۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی سے سفارش کی گئی کہ اگر پنجاب پراونشل مسلم لیگ منظور کرے۔ تو آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس پنجاب میں منعقد کیا جائے۔ اور اس سلسلہ میں پنجاب کے حقوق کا خیال رکھا جائے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس مسلم لیگ کی خبروں کی اشاعت میں جو تعاون کرتا رہا ہے۔ اس کا شکریہ کے ساتھ اعتراف کیا گیا۔ اور ہندو پریس کی اس وجہ سے مذمت کی گئی۔ کہ وہ ان خبروں کو بگاڑ کر شائع کرتا رہا ہے۔ اور مسلمانوں سے سفارش کی گئی۔ کہ وہ مسلم اور اینگلو انڈین اخبارات کا مطالعہ کیا کریں۔

آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس دہلی میں ایک مسلم نیشنل گارڈ قائم کرنے کی تجویز ہوئی تھی۔ اور راجہ صاحب محمود آباد کی صدارت میں ایک سب کمیٹی اس غرض سے مقرر کی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں سکیم مرتب ہو کر اس اجلاس میں پیش کی گئی۔ جو دوسرے ممبروں کے پاس بھیجی جائیگی اور ایک ماہ بعد مسٹر جناح سے اس کے متعلق ہدایات حاصل کرنے کے لئے ایک اجلاس بمبئی میں منعقد ہوگا۔ اور پھر اس تجویز کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ گارڈ کے قیام کی غرض و غایت مسلمانوں کے جان و مال اور حقوق کی حفاظت ہے جو بوقت ضرورت عملی اقدام سے بھی کی جائیگی۔

کشمیر مسلم کانفرنس کی بجائے نیشنل کانفرنس

ریاست کشمیر کے شیخ محمد عبد اللہ صاحب جو کسی زمانہ میں شیر کشمیر تھے۔ اب کانگرس میں شامل ہو گئے ہیں۔ عرصہ سے آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے آئین و نظام میں تبدیلی کرنے کی کوشش میں تھے۔ چنانچہ ۱۰ جون کو سری نگر میں کانفرنس کا ایک سپیشل اجلاس منعقد ہوا جس میں قریباً دو سو ڈیلیگیٹ شریک ہوئے اور یہ ریزولیوشن پاس ہو گیا۔ کہ کانفرنس کے دروازے تمام فرقوں کے لئے کھولنے کی غرض سے اسے توڑ کر اس کی بجائے آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس قائم کی جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صرف تین ڈیلیگیٹوں نے اس قرار داد کی مخالفت کی۔ باقی سب اس کی حمایت میں تھے۔ جنہوں نے اپنی تقریروں میں کہا۔ کہ چونکہ ریاست میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اس لئے انہیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اقلیت کے دل میں شبہات پیدا نہ ہوں۔ اور اس کے دروازے سب کے لئے کھول دیئے جائیں۔ اور یہی ایک طریق ہے جس سے ہم ذمہ دارانہ حکومت کی منزل تک پہنچ سکتے ہیں۔ نیز نیشنل کانفرنس کا نیا آئین بھی منظور کر لیا گیا۔ پنڈت جواہر لال نہرو و گاندھی جی۔ مولانا ابو الکلام آزاد اور دیگر کانگرسی لیڈروں کے پیغامات بھی موصول ہوئے۔ جو اجلاس میں سنائے گئے۔

پراونشل مسلم لیگ جموں کے زیر اہتمام مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر مسلم کانفرنس کے ڈیلیگیٹوں پر عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ اور کہا گیا۔ کہ یہ خود ساختہ ڈیلیگیٹ ہیں۔ ان کے انتخاب میں مسلمانوں کا کوئی حصہ نہیں۔ یہ لوگ کسی انجمن یا گروہ کے نمائندہ نہیں۔ لہذا ان کا فیصلہ ۳۲ لاکھ مسلمانان جموں و کشمیر کا فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ دوسرے مقامات پر بھی جلسے کر کے اس کے خلاف قرار دادیں پاس کی جا رہی ہیں۔ اور کانفرنس پر کامل عدم اعتماد کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

امرتسر کے بھنگیوں کی ہڑتال

لاہور میں بھنگیوں کی ہڑتال کی کامیابی کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام صوبہ میں ہڑتال کی وبا پھیل رہی ہے۔ کئی دیگر مقامات کے علاوہ امرتسر کے خاکروبوں نے بھی مطالبہ کیا تھا۔ کہ ان کی ملازمتیں مستقل کی جائیں۔ گریڈ مقرر کئے جائیں۔ اور باتنخواہ رخصت کا حق تسلیم کیا جائے۔ نیز بھنگنوں کو زچگی کے ایام میں باتنخواہ رخصت دی جایا کرے ان پر داروغے انہیں میں سے بنائے جائیں۔ نیز ڈھکنے والی گاڑیاں کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے استعمال نہ کی جائیں۔ میونسپل افسروں نے بھنگی نمائندوں کو یقین دلایا تھا۔ کہ ان کی ملازمتیں مستقل کر دی جائیں گی۔ اور تنخواہوں میں پندرہ فی صدی کا اضافہ کر دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ رخصتوں کا حق بھی دیا جائے گا۔ اور ڈھکی ہوئی گاڑیوں کے منہ اتنے کھلے کر دیے جائیں گے۔ کہ کوڑا آسانی سے ڈالا جا سکے۔

اور اس کے بعد خیال تھا۔ کہ ہڑتال کی نوبت نہیں آئے گی۔ لیکن ۱۲ جون کی صبح کو تمام بھنگیوں نے عام ہڑتال کر دی۔ اور چھ ہزار سے زائد بھنگیوں نے ہاتھی دروازہ کے باہر زبردست مظاہرہ کیا۔ افسران بلدیہ کا سیاپا کیا۔ بعض پر حملے کئے اور گندہ پانی پھینکا۔ نیز گندگی کی گاڑیوں کو توڑ دیا۔ پولیس نے کئی بار اس مجمع کو منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج کیا۔ افسران بلدیہ نے بعض وفادار بھنگیوں سے نیز باہر سے بعض کو بلا کر کام شروع کرایا۔ مگر ہڑتالیوں نے پکٹنگ کر کے ان کو کام سے روکنا چاہا۔ پولیس پکٹنگ کرنے والوں کو لاریوں میں شہر سے دس میل دور لے جا کر چھوڑ آئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ باہر سے بھنگی بلوانے کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ اور اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۱۳ جون تک جو ملازم کام پر حاضر نہیں ہوگا۔ اسے برطرف کر دیا جائے گا۔ شہر کی نالیاں گندگی سے اٹی پڑی ہیں۔ اور تعفن کی وجہ سے دماغ پھٹا جا رہا ہے۔ کئی گلیوں میں معززین شہر نے خود صفائی کی۔ اور بعض حصوں میں ملازمین بلدیہ نے۔ ڈاکٹروں کا بیان ہے۔ کہ اگر ۲۴ گھنٹہ تک یہی حالت رہی۔ تو شہر میں ہیضہ پھیل جائے گا۔

کانگرس کے تنازعات کے تصفیہ کیلئے عدالتیں

لکھنؤ سے ۱۲ جون کی خبر ہے۔ کہ یو۔ پی کانگرس نے اگزیکٹو اور جوڈیشل صیغوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر دیا ہے۔ مگر اس انتظام کا تعلق صرف کانگرس کے اندرونی نظام سے ہوگا۔ تمام صوبہ میں ڈسٹرکٹ عدالتیں قائم کر دی گئی ہیں۔ اور ان سب کے اوپر ایک ٹربیونل قائم کیا گیا ہے۔ جو ۱۲ ممبروں پر مشتمل ہوگا۔ اس کا فیصلہ پراونشل کانگرس کے لئے بھی قابل عمل ہوگا۔ اسے ڈسٹرکٹ۔ سٹی اور وارڈ کانگرس کمیٹیوں کے انتخابات کے قواعد پر عمل درآمد اور فہرست رائے دہندگان تیار کرانے کا اختیار ہوگا۔ انتخابی عذر داریاں بھی اسی کے سامنے پیش ہوں گی۔ اور ممبروں کے خلاف انضباطی کارروائی بھی کر سکیگا۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ اس کے سامنے جو معاملہ لایا جائے۔ اسی میں مداخلت کرے۔ بلکہ جس معاملہ میں چاہے۔ دخل دے سکتا ہے۔ ماتحت عدالتوں کو علیحدہ کرنے اور تبدیل کرنے کا بھی اسے حق حاصل ہوگا۔ ڈسٹرکٹ عدالتوں کے فیصلہ کے خلاف ٹربیونل کے پاس سات یوم کے اندر اندر اپیل ہو سکے گی۔ انتخابی عذرداریوں کے ساتھ دس روپیہ فیس داخل کرنا لازمی ہوگی۔ ڈسٹرکٹ عدالتوں کے ممبر متفقہ طور پر منتخب ہوں گے۔ ٹربیونل کے جس ممبر پر تین ووٹر بھی معترض ہوں گے۔ ان کو علیحدہ کر دیا جائے گا۔ اور اس کے ممبر وہ لوگ ہوں گے۔ جو پبلک طور پر معزز سمجھے جاتے ہوں۔ مگر سیاسیات سے عملاً علیحدہ ہو چکے ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah